احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

ہفتہ 9۔اکتوبر 2004ء

روزنامہ
الفضل
ٹیلی فون نمبر: 213029
C.P.L 29
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

ہفتہ 9 اکتوبر 2004ء 23 شعبان 1425 ہجری 9 اخاء 1383 ھش جلد 54-89 نمبر 229

توبہ کی علامت

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

اگر گناہ کر بیٹھو تو اللہ سے استغفار کرو۔ کیونکہ گناہ سے توبہ کی علامت ندامت اور استغفار ہے۔

(مسند احمد۔ باقی مسند الانصار حدیث نمبر:25077)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

استغفار کے حقیقی معنے یہ ہیں کہ ہر ایک لغزش اور قصور جو بوجہ ضعفِ بشریت انسان سے صادر ہو سکتی ہے اس امکانی کمزوری کو دور کرنے کے لئے خدا سے مدد مانگی جائے تا خدا کے فضل سے وہ کمزوری ظہور میں نہ آوے۔ اور مستور و مخفی رہے۔ پھر بعد اس کے استغفار کے معنے عام لوگوں کے لئے وسیع کئے گئے اور یہ امر بھی استغفار میں داخل ہوا کہ جو کچھ لغزش اور قصور صادر ہو چکا خدا تعالیٰ اس کے بدنتائج اور زہریلی تاثیروں سے دنیا اور آخرت میں محفوظ رکھے۔ پس نجات حقیقی کا سرچشمہ محبت ذاتی خدائے عزوجل کی ہے جو عجز و نیاز اور دائمی استغفار کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی محبت کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ اور جب انسان کمال درجہ تک اپنی محبت کو پہنچاتا ہے۔ اور محبت کی آگ سے اپنے جذباتِ نفسانیت کو جلا دیتا ہے تب یکدفعہ ایک شعلہ کی طرح خدا تعالیٰ کی محبت جو خدا تعالیٰ اس سے کرتا ہے اس کے دل پر گرتی ہے۔ اور اس کو سفلی زندگی کے گندوں سے باہر لے آتی ہے اور خدائے حّیی و قیوم کی پاکیزگی کا رنگ اس کے نفس پر چڑھ جاتا ہے بلکہ تمام صفات الٰہیہ سے ظلی طور پر اس کو حصہ ملتا ہے۔ تب وہ تجلیات الٰہیہ کا مظہر ہو جاتا ہے اور جو کچھ ربوبیت کے ازلی خزانہ میں مکتوم دستور ہے اس کے ذریعہ سے وہ اسرار دنیا میں ظاہر ہوتے ہیں۔ چونکہ وہ خدا جس نے اس دنیا کو پیدا کیا ہے بخیل نہیں ہے بلکہ اس کے فیوض دائمی ہیں۔ اس کے اسماء اور صفات کبھی معطل نہیں ہو سکتے۔ اس لئے وہ بشرط تقویٰ اور مجاہدہ جو کچھ اولین کو دیا ہے وہ آخرین کو بھی دیتا ہے۔ جیسا کہ خود اس نے قرآن شریف میں یہ دعا سکھلائی ہے۔ (۔) یعنی اے ہمارے خدا! ہمیں وہ سیدھی راہ دکھلا جو ان لوگوں کی راہ ہے جن پر تیرا فضل اور انعام ہوا۔ اس آیت کے یہ معنے ہیں کہ وہی فضل اور انعام جو تمام نبیوں اور صدیقوں پر پہلے ہو چکا ہے وہ ہم پر بھی کر اور کسی فضل سے ہمیں محروم نہ رکھ۔ یہ آیت اس امت کو اس قدر عظیم الشان امید دلاتی ہے جس میں گزشتہ امتیں شریک نہیں ہیں۔ کیونکہ تمام انبیاء کے متفرق کمالات تھے۔ اور متفرق طور پر ان پر فضل اور انعام ہوا۔ اب اس امت کو یہ دعا سکھلائی گئی کہ ان تمام متفرق کمالات کو مجھ سے طلب کرو۔ پس ظاہر ہے کہ جب متفرق کمالات ایک جگہ جمع ہو جائیں گے تو وہ مجموعہ متفرق کی نسبت بہت بڑھ جائے گا۔ اسی بناء پر کہا گیا کہ (۔) یعنی تم اپنے کمالات کے رو سے سب امتوں سے بہتر ہو۔

(چشمہ مسیحی۔ روحانی خزائن جلد 20ص 380)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے درمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے ہر شر سے بچائے۔

خدمت خلق کا عظیم موقعہ

بیوت الحمد منصوبہ

جماعت احمدیہ کے قیام کا ایک عظیم مقصد خدمت خلق کا فریضہ سرانجام دینا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی جاری فرمودہ پہلی مالی تحریک ''بیوت الحمد منصوبہ'' اس فریضہ کی تکمیل کے لئے ایک سنہری موقعہ ہے۔ اس سکیم کے تحت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے غریب' نادار اور بے گھر افراد کو گھروں کی سہولت مہیا کی جاتی ہے۔ چنانچہ اس سکیم کے تحت 100 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں اور مستحق خاندان ایک خوبصورت اور ہر سہولت سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں آباد ہو کر اس بابرکت تحریک کے ثمرات سے مستفید ہو رہے ہیں۔

اس کے علاوہ ربوہ اور پاکستان بھر میں ساڑھے پانچ صد سے زائد مستحق گھرانوں کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت توسیع مکان کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔

احباب کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہو کر ثواب کی خاطر اس بابرکت تحریک میں ضرور شمولیت فرمائیں۔

امید ہے آپ اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں گے یہ رقوم جماعت میں بھی جمع کرائی جا سکتی ہیں اور خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں مدّ بیوت الحمد میں بھجوائی جا سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں خدمت خلق کے عظیم فریضہ کو سرانجام دینے کی توفیق سے نوازتا رہے۔

(سیکرٹری بیوت الحمد)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 317

تحریک احمدیت میں قیام

صلوٰۃ کا انقلاب آفریں نظام

سیدنا وامامنا ومرشدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے منصب خلافت پر سرفراز ہونے کے چند ماہ بعد 19 نومبر 1982ء کو نمازوں کی اہمیت وعظمت پر ایک نہایت درجہ حقیقت افروز خطبہ ارشاد فرمایا جس کا ایک روح پرور اقتباس ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود کے (-) میں ہم نے یہ چیز دیکھی کہ وہ اپنے اہل وعیال کو نمازوں کے متعلق تلقین کیا کرتے تھے۔ اور کبھی کسی حالت میں بھی ایسا نہیں ہوا کہ انہوں نے نماز کی تلقین کرنی چھوڑ دی ہو۔ میرے سامنے بہت سی مثالیں ہیں کہ جو اپنے بچوں کو نماز کے لئے اپنے ساتھ لے جاتے تھے وہ باقاعدگی کے ساتھ ایسا کرتے اور کبھی بھی اس طرف سے غافل نہیں ہوئے۔ نماز پڑھنے والوں کے بھی اور نماز پڑھانے والوں کے بھی بڑے بڑے پیارے نظارے نظر آیا کرتے تھے۔ چنانچہ جن ماں باپ نے اس نصیحت پر عمل کیا اور اپنے گھروں میں نمازوں کی تلقین کو دوام کے ساتھ اختیار کیا، یوں لگتا تھا کہ وہ گھر نمازیوں کی فیکٹریاں بن گئے ہیں اور ان کی نسلوں میں آج بھی بکثرت نمازی نظر آتے ہیں جو دوسرے خاندانوں کی نسبت زیادہ نماز پڑھنے والے ہیں۔ چنانچہ وہ ......جنہوں نے اس عادت میں نمایاں امتیاز حاصل کیا ان کی اولاد نسلاً بعد نسلٍ نمازی بنتی چلی گئی۔

لیکن بعض دفعہ ایسا ہوا کہ ...... کے اندر تو خدا تعالیٰ نے نماز کی حفاظت کا جذبہ پیدا کیا تھا مگر بیویاں عمل کے لحاظ سے کمزور تھیں۔ یا جس جگہ بچوں کی شادیاں ہوئیں وہاں کے بے نمازیوں کے خون ان سے مل گئے اور وہ پانی گدلا ہوگیا۔ تو ایسی مثالیں بھی ملتی ہیں کہ باقاعدگی سے نماز پڑھنے والے خاندانوں میں بے نماز شامل ہوگئے اور انہوں نے رفتہ رفتہ اس سارے پانی کو گدلا کرنا شروع کردیا۔ لیکن جہاں ان کی شادیاں نمازیوں میں ہوئیں وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ایسی نسل ملی ہے جو نماز پر ہمیشہ قائم رہتی ہے ...... اسی طرح بعض گھروں میں بے نمازوں کی فیکٹریاں ملتی ہیں۔ یعنی جو بھی وہاں پیدا ہوتا ہے۔ بے نمازی ثابت ہوتا ہے۔

تو سوال یہ ہے کہ خدام الاحمدیہ یا انصار اللہ یا دیگر تنظیمیں ان لوگوں کو کس طرح سنبھالیں؟ جب میں نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ قرآن کریم پہلی ذمہ داری بیرونی تنظیموں پر نہیں ڈالتا۔ بلکہ پہلی ذمہ داری گھروں پر ڈالتا ہے اور یہ ایک بڑا ہی گہرا اور پر حکمت نکتہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر گھر اپنے بچوں کی نماز کی حفاظت نہیں کریں گے تو بیرونی دنیا لاکھ کوشش کرلے وہ اس قسم کے نمازی پیدا نہیں کرسکتی جو گھر کی تربیت کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں۔ پس میں تمام گھروں کو یہ تلقین کرتا ہوں کہ وہ بڑی ہمت اور جدوجہد کے ساتھ نمازی پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اور ہمارے ماضی میں جو نیک مثالیں ستاروں کی طرح چمک رہی ہیں ان کی پیروی کریں۔

بہت سی مثالوں میں سے میں ایک مثال اپنے چھوٹے پھوپھا جان حضرت نواب محمد عبداللہ خاں صاحب کی دیتا ہوں۔ ان کو نماز سے، بلکہ نماز باجماعت سے ایسا عشق تھا کہ لوگ بعض دفعہ بیماری کے عذر کی وجہ سے (-) نہ جانے کے بہانے ڈھونڈتے ہیں، لیکن وہ بیماری کے باوجود (-) جانے کے بہانے ڈھونڈا کرتے تھے۔ دل کے مریض تھے اور ڈاکٹر نے بشدت منع کیا ہوا تھا کہ حرکت نہیں کرنی۔ لیکن اس کے باوجود آپ ایک Wheel Chair میں بیٹھ کر (پہیوں والی وہ کرسی جس پر بیٹھ کر مریض خود اپنے ہاتھوں سے اس کے پہیے گھماتا ہے) رتن باغ لاہور میں جہاں نمازیں ہوتی تھیں، (اس وقت (-) رتن باغ کے صحن میں نمازیں ہوا کرتی تھیں) باقاعدگی کے ساتھ وہاں پہنچا کرتے تھے۔ جب (-) گھر سے دور ہوگئی تو اپنے گھر کو (-) بنالیا اور اردگرد کے لوگوں کو دعوت دی کہ تم پانچوں وقت نماز کے لئے میرے گھر آیا کرو۔ اور (-) کے جس قدر حقوق عائد ہوتے ہیں، ان سب کو ادا کرتے تھے۔ یعنی جب انہوں نے یہ اعلان کیا کہ میرا گھر (-) ہے تو پانچوں نمازوں کے لئے آپ کے گھر کے دروازے کھلے رہتے تھے۔ صبح کے وقت نمازی آتا تھا تو دروازے کھلے ہوتے تھے۔ رات کو عشاء کی نماز کے لئے آتا تھا تب بھی دروازے کھلے ہوتے تھے اور دوپہر کو بھی دروازے کھلے رہتے تھے۔ پھر نمازیوں کے لئے وضو کا انتظام تھا اور دیگر سہولتیں بھی مہیا تھیں۔ یہ سب کچھ آپ اس لئے کرتے تھے کہ آپ کو نماز باجماعت سے ایک عشق تھا اور یہ پسند نہیں کرتے تھے کہ کسی حالت میں بھی آپ کی کوئی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنے سے رہ جائے چنانچہ آپ کی اولاد میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے نماز کی بڑی پابندی پائی جاتی ہے۔

یہ صرف ایک نمونہ ہے جس کا میں نے ذکر کیا ہے۔ اسی قسم کے ہزارہا نمونے قادیان میں رہنے والوں کی یادوں میں بس رہے ہوں گے۔ نماز کا اتنا شوق پایا جاتا تھا اور اس کی اتنی تربیت تھی کہ قادیان کے پاگل بھی نمازی رہتے تھے ایسے پاگل جو دنیا کی ہر ہوش گنوا دیتے تھے۔ وہ نماز پڑھنے کے لئے اکیلے (-) میں پہنچ جایا کرتے تھے۔ نماز پڑھنے کی عادت ان کی زندگی میں ایسی رچ بس گئی تھی کہ وہ اس سے الگ ہو ہی نہیں سکتے تھے۔ ایسے ہی ایک راجہ اسلم صاحب ہوا کرتے تھے۔ جب پاگل پن کی انتہاء ہوگئی تو بیچارے گھر سے باہر چلے گئے۔ پاگل پن میں جو بھی اندرونہ ہو وہ باہر آجاتا ہے۔ چونکہ ان پہ نیکی کا غلبہ تھا اس لئے (آخری اطلاع کے مطابق) (-) کے جنون سے غالباً روس کی طرف چلے گئے تھے۔ پھر انہیں دوبارہ کبھی نہیں دیکھا گیا۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ ان پر کیا گزری۔ لیکن پاگل پن کے انتہا کے وقت بھی پانچوں نمازوں میں (-) میں آیا کرتے تھے۔

پس حضرت مسیح موعود اور آپ کے (-) کو خدا تعالیٰ نے عبادت کے قیام کی جو توفیق بخشی تھی وہ اگلی نسل یعنی تابعین تک بھی بڑی شدت کے ساتھ جاری رہی۔ (-) اگر ہم نے اس وقت بشدت اپنی نمازوں کی حفاظت نہ کی تو خطرہ ہے کہ آگے بے نمازی پیدا ہونے نہ شروع ہوجائیں۔ اس لئے ہمیں غیر معمولی جہاد کی روح کے ساتھ نماز کے قیام کی کوشش کرنی چاہئے اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے یہ جہاد گھروں سے شروع ہوگا۔"

(خطبات طاہر جلد اول، ص 284 تا 287
ناشر طاہر فاؤنڈیشن، اشاعت ستمبر 2004ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرمہ رفیقہ گوہر صاحبہ بنت پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب مرحوم دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ لکھتی ہیں۔ خاکسارہ کی بڑی ہمشیرہ محترمہ بشریٰ گوہر صاحبہ اہلیہ محترم بابو مشتاق احمد صاحب دہلوی مرحوم تقریباً ایک ہفتہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ 10 ستمبر 2004ء فضل عمر ہسپتال میں وفات پاگئیں۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند نہایت دعا گو، ملنسار خاتون تھیں آپ کی تدفین موصیہ ہونے کے باعث بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ آپ کی نماز جنازہ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل التعلیم نے بعد نماز عصر بیت مبارک میں پڑھائی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور دیگر عزیزان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم اعظم نوید صاحب ٹیچر نصرت جہاں اکیڈمی مقیم دارالبرکات ربوہ لکھتے ہیں مکرم چوہدری ارشد محمود لنگاہ صاحب ولد چوہدری محمد اکرم لنگاہ صاحب حال مقیم دارالعلوم غربی ربوہ مورخہ 30 ستمبر 2004ء 41 سال کی عمر میں ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں وفات پاگئے۔ ان کی نماز جنازہ بیت المہدی ربوہ میں اسی دن بعد نماز عشاء مکرم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب صدر عمومی ربوہ نے پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد آپ نے ہی دعا کروائی۔ موصوف پولیس میں بطور انسپکٹر خدمت بجا لا رہے تھے۔ امسال مئی میں ان کے گردوں نے کام کرنا چھوڑ دیا تھا تو ان کی بیٹی نے جو کہ بی۔اے فائنل کی طالبہ ہیں ان کو اپنا گردہ دیا تھا۔ آپریشن کے بعد تقریباً 4 ماہ تک ٹھیک رہے لیکن اس کے بعد اچانک طبیعت بگڑ گئی اور بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ پسماندگان میں والدہ، اہلیہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ موصوف مکرم ماسٹر احمد علی صاحب کے بھانجے تھے۔ مرحوم بہت ہمدرد اور ہر ایک کے کام آنے والے تھے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

دعائے نعم البدل

مکرم محمد زبیر صاحب کارکن دفتر الفضل تحریر کرتے ہیں۔ کہ میرے ایک عزیز مکرم ضیاء الرحمٰن صاحب آف تہال کھاریاں ضلع گجرات اکلوتا بیٹا اریب احمد ضیاء بعمر 2 سال چھ ماہ مورخہ 5 اکتوبر 2004ء کو صبح آٹھ بجے گھر کے صحن میں گراؤنڈ فلور پانی کے ٹینک میں حادثاتی طور پر گر کر وفات پاگیا۔ مرحوم کی نماز جنازہ اسی روز عصر کے وقت مکرم عبدالسلام شاہد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور مقامی قبرستان میں تدفین ہوئی مرحوم چوہدری غلام غوث صاحب مرحوم آف تہال کا پوتا اور مکرم محمد رشید صاحب (حال) آف ناروے کا نواسہ تھا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل عطا کرے اور نعم البدل سے نوازے۔ آمین۔

درخواست دعا

مکرم محمد سرور صاحب کارکن نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کی اہلیہ محترمہ امۃ القدوس صاحبہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ علاج کروانے کے باوجود بعض دفعہ بیماری بہت زیادہ شدت اختیار کرجاتی ہے احباب دعا کریں کہ مولا کریم محض اپنے فضل سے شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

تبرکات

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق عمل ۔ تربیت اولاد کے متعلق

حضرت سید میر محمد اسحاق صاحب

اولاد کی محبت کا جذبہ

انسانی فطرت میں جہاں بہت سے جذبات قدرت کی طرف سے ودیعت کئے گئے ہیں وہاں اولاد کی محبت کا جذبہ تقریباً تمام جذبات سے زیادہ نمایاں اور زیادہ شدت سے اس میں مرکوز کیا گیا ہے۔ انسان اپنے بچوں کی خاطر دن کی دھوپ، رات کی بے خوابی، جسم کی مشقت، روح کی تکلیف سب کچھ برداشت کر لیتا ہے مگر یہ برداشت نہیں کرسکتا کہ ان پر ذرا آنچ آئے۔

اگر اولاد کی محبت کا جذبہ نہ ہوتا

باپ کی شفقت اور ماں کی مامتا دنیا میں ضرب المثل ہیں ۔ اس جذبہ کو قدرت نے کیوں پیدا کیا؟ اور اگر پیدا کیا تو اسے باقی تمام جذبات پر کیوں فوقیت دی۔ یہ سوال ہیں جو ہمارے دل میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور اگر غور کریں تو یوں حل بھی کئے جاسکتے ہیں کہ اگر اولاد کی محبت کا جذبہ ماں باپ کے دل میں قدرت کی طرف سے پیدا نہ کیا جاتا تو باغ عالم میں انسانی وجود کا پودا بالکل مفقود ہو جاتا اور اس دنیا میں اور تو سب کچھ ہوتا مگر انسان ہاں اشرف المخلوقات انسان سے یہ دنیا خالی ہوتی۔ اور یہ زمین محض مٹی کا ایک خاموش تودہ ہوتی۔ دریا ہوتے مگر دریاؤں سے کام لینے والا کوئی نہ ہوتا۔ سمندر ہوتے مگر سمندروں کو چیرنے والا کوئی نہ ہوتا دنیا کا مکان تو ہوتا مگر رنج کو راحت سے، افسردگی کو خوشی سے، سکون کو حرکت سے بدلنے والا یہ عظیم الشان اشرف الموجودات مکین نہ ہوتا اور گو یہ زمین فرشتوں سے بھی بھر جاتی مگر خدائی صفات ستار و غفار و قہار کا کوئی مظہر نہ ہوتا۔ سچ ہے کہ کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان اعرف فخلقت ادم۔

ماں کی مامتا کا تقاضا

اس عالم سے انسان کیوں مفقود ہوتا اس لئے کہ اگر والدین میں محبت کا بے نظیر جذبہ نہ ہوتا تو کبھی ماں نومہینہ تک حمل میں بچہ کو لئے نہ پھرتی وہ دو دن میں گھبرا جاتی، تھک جاتی، اکتا جاتی اور کوشش کرتی کہ یہ غیر محبوب بوجھ اور ناپسندیدہ گٹھڑی مجھ سے ہٹالی جائے لیکن برعکس اس کے چونکہ خدا تعالیٰ ہونے والے بچہ کی محبت استقرار حمل کے وقت ہی اس کے دل میں ڈال دیتا ہے اس لئے گو ماں کی غذا چھٹ جاتی ہے ۔ تمام عادات میں ایک تکلیف دہ تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کے لئے چلنا پھرنا اٹھنا، بیٹھنا سب کچھ دوبھر ہو جاتا ہے اور ہونے والے دردزہ کے خیال سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مگر وہ ہر ممکن طریق سے حمل کی حفاظت کرتی ہے بجائے رنج کے خوشی کا اظہار کرتی ہے اور ہونے والے بچہ کے تصور کی خوشی سے مطمئن ہو کر راتوں کو بیٹھ بیٹھ کر اس کے کپڑے سیتی ہے کبھی لڑکی تصور کرکے اوڑھنی بناتی ہے اور کبھی لڑکا خیال کرکے کوٹ قطع کرتی ہے۔ غرض حمل کے نو مہینے امید کی خوشی، تمنا کے جوش اور توقع کی جھلک کے سہارے گزار دیتی ہے اور جب وہ خطرناک وقت آتا ہے جب اپنے وقت میں ساری دنیا کی عورتوں سے افضل سب سے پاکیزہ اور سب سے مقدس عورت بھی درد کے مارے یالیتنی مت قبل ھذا (۔) کہہ اٹھتی تھی۔ اس وقت یہ اپنی جان سے بیزار ہوتے ہوئے بھی آنے والے بچہ کی جان کی سلامتی کی دل سے متمنی ہوتی ہے اور جب اسے معلوم ہوتا ہے کہ آنے والا مہمان خیر و عافیت سے آ گیا ہے تو اپنی ساری تکلیفوں کو یکدم فراموش کر دیتی ہے اور سچ مچ اس کی فطرت اسے آواز دیتی ہے الا تحزنی قدجعل ربك (۔) اور جب وہ بچہ اس کے آگے یہ کہہ کر ڈالا جاتا ہے کہ لے یہ تیرا نور چشم ہے تو اس کی چھاتیوں سے دودھ کی دھاریں بہہ پڑتی ہیں اور قدرت کا یہ حکم سن کر کہ فکلی واشربی (۔) اسے سینہ سے چمٹا لیتی ہے وہ اس کی خوبیوں کی وجہ سے اس کی فریفتہ نہیں ہوتی۔ اس کا حسن و جمال اس کے لئے باعث کشش نہیں ہوتا نہ وہ یہ خیال کرتی ہے کہ یہ بڑا ہو کر اس کے لئے آرام و آسائش کا موجب ہوگا۔ بلکہ وہ محض قدرتی جذبہ اور فطرتی خاصہ کی وجہ سے اس پر جان دیتی ہے۔ لیکن اگر سب سے بڑا رحیم و کریم خدا اس کے دل میں بچے کی محبت کا جذبہ ودیعت نہ کرتا اور اس کے دل میں اپنی رحمت کا پرتو نہ ڈالتا تو وہ بجائے سینہ سے چمٹانے کے اسے پرے پھینک دیتی وہ کس طرح ایک مضغہ بے عقل و ہوش ہر وقت رونے والے ہر وقت پیشاب و پاخانہ سے بھرے ہوئے گوشت کے ایک ٹکڑے کو اپنے سینہ سے چمٹا سکتی تھی لیکن وہ اسے پھینکتی نہیں بلکہ اسے سینہ سے چمٹائے چمٹائے پھرتی ہے۔ وہ خود جاگتی ہے مگر اسے سلاتی ہے۔ آپ بھوکی رہتی ہے مگر اسے کھلاتی ہے۔ آپ پیاس برداشت کرتی ہے مگر اسے پیاسا نہیں دیکھ سکتی۔ وہ اس کے لئے پانی کی تلاش میں صفا سے مروۃ تک سات سات پھیرے کر لیتی ہے اور تھکتی نہیں ۔ پھر ایک دن نہیں دو دن نہیں بلکہ پورے دو برس وہ اسے اپنا خون پلا پلا کر پرورش کرتی ہے اور اتنی تکلیف اٹھاتی ہے کہ مالک الملک کے دربار سے اسے یہ سرٹیفکیٹ عطا ہوتا ہے۔ حملته امه کرھا (۔)

یہیں تک نہیں بلکہ بچوں کے جوان ہونے تک وہ دن رات ان کی خدمت کے لئے کمر بستہ رہتی ہے پھر نہ صلہ کے لئے نہ ستائش کی خاطر، نہ کسی خدمت کی تمنا میں بلکہ محض فطری محبت کی وجہ سے۔

شفقت پدری

یہ تو ماں کی مامتا تھی۔ اب شفقت پدری کا حال سنو۔ وہ دیس سے پردیس جاتا ہے۔ اپنا لہو پسینہ ایک کرتا ہے۔ ریل کے قلیوں کی طرح دن رات کام کرتا ہے کیوں؟ صرف بچوں کا پیٹ پالنے کے لئے، ان کی تربیت کے لئے ان کی تعلیم کے لئے، ان کی شادی بیاہ کے لئے وہ اپنی آسائش پر ان کی آسائش مقدم کرتا ہے اور ان کے آرام کے لئے اپنا آرام قربان کر دیتا ہے۔ صرف آرام ہی نہیں بلکہ وہ بابر کی طرح اپنے ہمایوں پر اپنی جان بھی قربان کر دیتا ہے۔ کیوں؟ کیا کسی دنیوی منفعت کے لئے؟ یا کسی ذاتی لالچ یا حرص کے خیال سے، نہیں بلکہ محض فطری جذبہ اور قدرتی خاصہ سے۔ سچ ہے۔ فطرۃ اللّٰہ (-)

بچوں کی محبت کا جذبہ پیدا کرنے کی غرض

پس دنیا کو چلانے کے لئے اور اس دنیا میں خدا کی ایک مکلّف ذی العقل، مختار مخلوق کو آباد کرنے کے لئے ان کی پیدائش، پرورش، تربیت اور تعلیم کو قائم کرنے کے لئے نہایت ضروری تھا کہ ماں باپ کے دل میں بچوں کی محبت کا جذبہ پیدا کیا جاتا اور پیدا بھی اس طرح کیا جاتا کہ وہ سب جذبوں سے فوقیت رکھتا۔ غرض یہ جذبہ نہایت مفید نہایت ضروری اور نہایت بابرکت جذبہ ہے کہ اس کی برکت سے آج دنیا آباد ہے۔

غلط استعمال

لیکن جس طرح ہر جذبہ جو خدا تعالیٰ نے انسان کی فطرت میں ودیعت کیا ہے۔ لوگوں کے غلط اور ناجائز استعمال سے بعض دفعہ برے نتائج پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح یہ جذبہ بھی آجکل بہت سے برے نتیجے ہمارے سامنے پیدا کر رہا ہے۔ جاہل مائیں، ناعاقبت اندیش باپ، اولاد کی زندگی تباہ کر دیتے ہیں بے جا لاڈ اور غلط پیار سے بچے بگڑ جاتے ہیں۔ ان کے اخلاق تباہ ہو جاتے ہیں وہ جاہل رہ جاتے ہیں۔ ساری عمر آوارہ گردی میں بسر کرتے ہیں اور دنیا کے لئے بجائے مفید ہونے کے ایسے نقصان دہ اور خطرناک ثابت ہوتے ہیں کہ خواجہ خضر بھی ڈر جاتے ہیں اور کہتے ہیں فخشینا (۔) پھر سوائے سر کاٹنے کے اور کوئی علاج کارگر نہیں ہوتا۔

عقل مند انسان کا کام

ایک عقلمند انسان نہ تو اس جذبے سے خالی ہو کر بے رحم بننا چاہتا ہے نہ اس میں غلو کر کے اپنی اولاد کو تباہ کرنا چاہتا ہے بلکہ وہ چاہتا ہے کہ مجھے کوئی کامل نمونہ ملے۔ تاکہ میں اس کی پیروی کر کے اس جذبے کو صحیح استعمال کرسکوں۔

کامل نمونہ

پس خدا جو کہ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ اس نے انسان کی اس فطری خواہش کو ضائع نہیں جانے دیا۔ بلکہ اس نے ہر زمانہ میں اپنے نبی بھیج کر ان کو دنیا کے لئے فطری جذبات کے استعمال میں نمونہ بنایا۔ اور ہم چونکہ اس آخری زمانہ میں ہیں اور ایسے وقت میں ہیں کہ سب نبیوں کی قومیں ایک سٹیج پر جمع ہیں۔ اس لئے ہمارے لئے وہ انسان نمونہ بنایا گیا ہے۔ جو سب کا خاتم یعنی سب نبیوں کا جامع ہے۔ اسی لئے قرآن مجید نے اسوۂ حسنہ فرمایا۔ پس آؤ ہم سب اس کی زندگی میں اولاد کی محبت کے جذبے کو کام کرتے ہوئے دیکھیں اور اس پر عمل کر کے اپنی اور اپنی اولاد کی زندگی کو دنیا کے لئے بابرکت بنائیں۔

رسول کریمؐ کا طریق عمل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی اولاد عطا کی۔ لڑکے بھی اور لڑکیاں بھی اور جو کچھ تربیت اور سلوک آپؐ نے اپنی اولاد سے کیا۔ وہ کتب احادیث میں موجود ہے۔ اس میں سے مختصراً بطور اشارہ چند امور ذیل میں بیان کرتا ہوں۔

ابتدا سے بچہ کی تربیت

سب سے بڑی وجہ بچوں کے خراب ہونے کی یہ ہوتی ہے کہ ماں باپ بوجہ قدرتی محبت اور فطری پیار کے جب تک بچہ نادانی کے عالم اور بے سمجھی کے

زمانہ میں ہوتا ہے اس کی تربیت اور اخلاق کی درستی کی طرف توجہ نہیں کرتے اور نادانی کی حالت اور بے سمجھی کا زمانہ کہہ کر اسے معذور قرار دیتے ہیں۔ لیکن جب بد عادات راسخ ہو جاتی ہیں اور برائیوں کی جڑھ مضبوطی سے بچے کے دل میں جگہ پکڑ لیتی ہے اور بچہ نادانی سے نکل کر سمجھ کے میدان میں قدم رکھتا ہے۔ اس وقت والدین ان عادات کو دور کرنا چاہتے ہیں حالانکہ اس وقت ان عادتوں کا دور کرنا ماں باپ کے اختیار کی بات نہیں رہتا۔ کیونکہ جب بچہ سمجھدار ہو جائے تو وہ اپنی سمجھ سے کام لے کر ہی چھوڑنا چاہے تو چھوڑ سکتا ہے۔ اس وقت ماں باپ کے فعل کا کوئی دخل نہیں رہتا۔

آنحضرت ﷺ نے ابتداء سے بچہ کی تربیت کی اور نہ صرف خود کی بلکہ اپنی امت کو سکھایا کہ یوں تربیت کریں۔ آپ جب اپنی بیوی کے پاس جاتے تو فرماتے (۔) یعنی الٰہی اگر اس فعل مباشرت سے تیرے علم میں ہمیں کوئی بچہ عطا ہونے والا ہے۔ تو ہمیں اس وقت گندے شہوانی جذبات سے بچا۔ اور تمام برائیوں کے خیالات سے ہمارے دل و دماغ کو محفوظ فرما تا کہ ہمارے اس وقت کے برے خیال کا اثر ہونے والے بچے کے دل و دماغ پر نہ پڑے۔ دیکھو رسول کریم ﷺ نے بچے کی تربیت اس وقت سے شروع کی۔ جب کہ بچہ ابھی باپ کے صلب سے ماں کے رحم میں بھی نہیں گیا ہوتا۔ کیونکہ علم النفس کے ماہرین کی متفقہ شہادت سے یہ امر ثابت ہے کہ بچہ کے اخلاق پر ماں باپ کے خیالات اور جذبات کا بہت اثر ہوتا ہے۔ اگر مباشرت کے وقت اور ایام حمل میں ماں باپ میں برے جذبات جوش زن ہوں گے تو لامحالہ بچے کے خیالات بھی برے ہوں گے۔ اور اگر ان ایام میں ماں باپ کے خیالات میں تسکین اور صفائی ہوگی تو لازماً بچے کا دماغ تمام کدورتوں اور ناجائز جوشوں سے خالی ہوگا۔

بچہ کے پیدا ہونے پر

پھر جب بچہ پیدا ہوتا تو رسول کریم ﷺ اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں تکبیر کہتے یہ محض ایک رسم نہیں بلکہ باوجود اذان اور تکبیر کے الفاظ کے نہ سمجھنے کے بچہ لازماً ان کلمات طیبہ کی پاکیزگی سے متاثر ہوگا۔ اور اس کے دماغ پر ان کلمات کے پاکیزہ مفہوم کا پاک اثر ساری عمر کے لئے قائم رہے گا۔

گھٹی دیتے وقت کی دعا

پیدائش کے بعد رسول کریم ﷺ پہلی خوراک یعنی گھٹی دیتے وقت برکت کی دعا کرتے اور یہ نہایت ضروری اور بابرکت فعل ہے۔ کیونکہ خدا کے ہاں اس بزرگ و برتر خدا کی مدد کے بغیر کوئی تربیت اور کوئی اصلاح قائم نہیں ہو سکتی۔

بچہ کا عقیقہ

پھر ساتویں دن آپ عقیقہ کرتے اور بچے کی طرف سے قربانی دیتے۔ اس کے سر کے بالوں کو تول کر ان کے ہم وزن چاندی صدقہ کر دیتے۔ اس سے یہ ظاہر کرتے کہ پیدا ہونے والے بچہ کے اخلاق کی تربیت لازمی ہے۔ محض اسے کھلانا پلانا اور آرام سے رکھنا ہی ضروری نہیں کیونکہ کھا پی کر تو یہ محض حیوان ہوگا اور اگر حیوان بنانا ہی مقصود ہوتا تو حیوان تو وہ جانور بھی تھا جو اس کے لئے قربان کر دیا گیا۔ پس جانور کی قربانی دے کر یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ ہم نے اس بچے کو بااخلاق اور باخدا بنانا ہے محض کھلا پلا کر موٹا کر کے دنبہ نہیں بنانا۔ اگر دنبہ بنانا مقصود ہوتا تو ایک پلے پلائے دنبہ کو اس ہفت روزہ بچہ کے لئے کیوں ذبح کرایا جاتا۔ اس کی بجائے بچہ ہی کو ذبح کر کے دنبہ کو کیوں نہ گھر میں باندھ لیا جاتا۔ پھر بالوں کے ہم وزن چاندی تول کر کیوں صدقہ کی جاتی ہے؟ یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ اس بچے کی تعلیم و تربیت میں یہ مدنظر نہیں رکھا جائے گا کہ یہ بڑا ہو کر محض دنیا کمائے اور اس کی زندگی کا مقصود اس کے علم کا مبلغ اور اس کی تمام محنتوں کا مرکز مال ہو کیونکہ مال یعنی چاندی سونا تو ایسی حقیر چیزیں ہیں کہ اس کے بالوں، ہاں کاٹ کر پھینک دیئے جانے والے بالوں کے برابر بھی نہیں۔ پھر یہ خود کس طرح محض سونے اور چاندی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اس کی پیدائش کی غرض تو خدا کا حصول اور اس کی تربیت کا مقصود دین اور روحانیت کا حاصل کرنا ہے۔

ختنہ

پھر رسول کریم ﷺ اسی روز لڑکوں کا ختنہ کرتے تا یہ ظاہر کریں کہ جس طرح بچے کی باطنی پاکیزگی اور طہارت کا خیال رکھنا ماں باپ کا فرض ہے اسی طرح اس کے جسم کی درستی اور صحت کا خیال رکھنا بھی ان پر واجب ہے۔

ایام رضاعت میں صفائی کا خیال

پھر ایام رضاعت میں بعض لوگ بچوں کی ظاہری صفائی کا خیال نہیں کرتے۔ نہ ان کے باقاعدہ نہلانے کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ حالانکہ ظاہر کا اثر باطن پر اور جسم کا اثر روح پر پڑتا ہے۔ علاوہ اس کے ساری عمر کے لئے ایسے بچے صفائی اور نہانے کے پابند نہیں رہتے۔ بلکہ بعض بچوں کو مٹی میں کھیل کھیل کر مٹی کھانے کی نہایت خطرناک اور مضر صحت عادت پڑ جاتی ہے۔ لیکن رسول کریم ﷺ ایام رضاعت میں اپنے بچوں کی صفائی کا نہایت اہتمام سے خیال فرماتے۔ بخاری میں آتا ہے آپ اپنے صاحبزادہ ابراہیم کو دیکھنے کے لئے اس کی دایہ کے گھر تشریف لے جاتے اور بچے کو منگا کر پیار کرتے اور اسے سونگھتے۔ اس سونگھنے سے قیاس کیا جا سکتا ہے کہ رسول کریم ﷺ کو صفائی کا کس قدر خیال تھا۔ ہو سکتا ہے کہ بچہ دیکھنے میں صاف ستھرا معلوم ہو مگر سونگھنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اسے پوری طرح صفائی سے نہلایا گیا ہے یا نہیں اس لئے آپ صرف دیکھنے پر اکتفا نہ کرتے بلکہ اچھی طرح سونگھ کر معلوم کرتے کہ بچہ کو صاف ستھرا رکھا جاتا ہے یا نہیں۔

بچہ کی بہتری کے لئے ماں سے علیحدگی

اسی طرح اگر بچے کی بھلائی اور اس کی روحانی یا جسمانی تربیت کے لئے بچے کو اس کی والدہ سے الگ کئے جانے کی ضرورت پڑے تو بہت سی مائیں بچے کی اخلاقی تباہی برداشت کر لیں گی مگر اپنے سے جدا نہ کریں گی حالانکہ یہ محض حماقت اور جہالت کا اظہار ہے۔ رسول کریم ﷺ نے اپنے بچہ ابراہیم کو ایک لوہار کے سپرد کیا کہ اس کی بیوی اس کو دودھ پلایا کرے۔ اور بچے کی صحت کی خاطر اسے گھر سے باہر بھیج دیا حالانکہ اس وقت آپؐ کے صاحبزادہ کی عمر صرف دو ماہ کی تھی۔ اس میں ہمارے لئے یہ سبق ہے کہ بچے کے وجود سے یہ غرض نہیں کہ وہ ہمارا کھلونا بنے اور صرف ہمارا دل بہلانے کے لئے اور چومنے چاٹنے کے لئے ہمارے پاس موجود رہے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کی ہمارے پاس ایک امانت ہے۔ ہمیں اس سے وہی سلوک کرنا چاہئے جو اس کی جسمانی اور روحانی تربیت کے لئے ضروری اور مفید ہو۔ آج یورپ کی مادی ترقی کا راز اسی میں مضمر ہے۔ یورپین عورتیں ہندوستان میں اپنے خاوندوں کے ساتھ رہتی ہوئی اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کو تعلیم کے لئے یورپ بھیج دیتی ہیں یا آپ یورپ میں رہتی ہیں ملازمت کے لئے اپنے نوجوان بچوں کو ہندوستان بھیج دیتی ہیں۔ مگر عام طور پر ہندوستانی مائیں ایک لمحہ کے لئے بچوں کو اپنی آنکھ سے اوجھل نہیں ہونے دیتیں۔

رضاعت کے بعد بچے کی حالت

پھر جب بچہ ایام رضاعت ختم کرتا ہے تو وہ کھانے پینے کے معاملہ میں کسی قانون کی پابندی اور کسی آئین کی حد کے اندر نہیں رہنا چاہتا۔ وہ جب چاہتا ہے کھاتا ہے اور جہاں سے ملے کھا لیتا ہے۔ اسے اپنے پرائے حلال وحرام مفید اور غیر مفید کی کوئی پروا نہیں ہوتی اور والدین محبت سے مغلوب ہو کر کم عمری کو بہانہ اور نہ سمجھی کو عذر بنا کر اس کی تمام حرکات سے درگزر کرتے ہیں وہ بجائے دائیں سے بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے دسترخوان پر اس کا ہاتھ سب برتنوں میں پڑتا ہے۔ وہ بدتمیزیاں کرتا ہے۔ مگر بجائے اصلاح کے والدین ان حرکات سے خوش ہوتے ہیں۔ حالانکہ وہ نہیں جانتے کہ آج اگر اصلاح نہ کی گئی تو آئندہ بھی اصلاح کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ عادت کیا ہے ایک پودا ہے اگر آج نہ اکھیڑو گے تو پھر جڑھ پکڑ کر بغیر کلہاڑے کے نہ اکھڑے گا لیکن رسول اللہ ﷺ نے اپنے بچوں کی تربیت میں ان تمام امور کا خیال رکھا۔ ایک دفعہ حضرت امام حسنؓ نے کھیلتے کھیلتے زکوٰۃ کی کھجوروں کے ڈھیر سے ایک کھجور اپنے منہ میں ڈال لی۔ آپ نے فوراً ان کے منہ سے نکال کر پھینک دی۔ اور کہا کہ کخ کخ یعنی چھی چھی پھر ایسا نہ کرنا۔ کیا تو نہیں جانتا کہ صدقہ ہمارے خاندان کے لئے جائز نہیں۔ اگرچہ اس وقت امام حسنؓ کی عمر 3-4 سال کی تھی۔ لیکن آپؐ نے درگزر نہیں کیا بلکہ فوراً روک دیا اور نہ صرف روکا بلکہ تعلیم دے کر اور سمجھا کر روکا۔

اسی طرح آپؐ کا ربیب ابن ابی سلمہ آپؐ کی گود میں بیٹھ کر آپؐ کے ساتھ کھانا کھانے لگا۔ اور اس کے ہاتھ برتن کے چاروں طرف پڑنے لگے۔ تو آپؐ نے فرمایا بچے بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کرو اور دائیں ہاتھ سے کھانا کھاؤ اور برتن میں صرف اپنے آگے سے کھانا لو۔ سارے برتن میں ہاتھ نہ ڈالو۔

جب بچہ باتیں کرنا سیکھتا ہے

اسی طرح بہت سے ماں باپ یہ نہیں دیکھتے کہ ان کے بچے کے منہ سے کیا کلمات نکلتے ہیں۔ وہ صرف یہ چاہتے ہیں کہ ان کا بچہ جلدی بولنا سیکھے خواہ وہ گالیاں ہی سیکھے۔ چنانچہ ہر طبقہ کے بہت سے والدین اپنے بچہ کو توتلی زبان میں دوسروں کو گالیاں دیتے سن کر بھی خوش ہوتے ہیں بلکہ تحریک کرتے ہیں کہ وہ یہ فعل کریں تا کہ مجلس میں ہنسی اور خوشی کی ایک لہر پیدا ہو۔ مگر یہ خود اپنے ہاتھ سے بچہ کو تباہ کرنا ہے۔ عقلمند شخص وہ ہے جو یہ سمجھے کہ بچے نے زبان سیکھ کر بولنا تو بہرحال ہے پھر خود ہی کیوں نہ اسے ایسی باتیں سکھائی جائیں جو اچھی اور نصیحتوں پر مبنی ہوں۔ حضرت امام حسنؓ سے منقول ہے کہ رسول مقبول ﷺ نے مجھے ایک فقرہ حفظ کرایا تھا جو ابھی تک یاد ہے اور وہ یہ ہے دع ما یریبک الی ما لا یریبک۔ یعنی چھوڑ دے وہ بات جو بری شبہ والی ہو اور اختیار کر وہ بات جو اچھی اور شبہ سے پاک ہو۔ دیکھو رسول مقبول ﷺ نے کیا صحیح طریق اختیار فرمایا۔ آپؐ نے دیکھا کہ آپؐ کا نواسہ بولنے لگ گیا ہے اگر اسے اچھے کلمات نہ سکھائے گئے تو بری باتیں یا فضول فقرے منہ سے نکالے گا اس لئے آپ نے مختصر اور چھوٹا سا جملہ یاد کرا دیا۔ جو آئندہ کے لئے حضرت امام حسنؓ کے ہمیشہ کام آیا۔ اسی طرح آپؐ امام حسنؓ اور امام حسینؓ کو دعائیں سکھاتے تھے۔

بچوں سے پیار

پھر جس طرح بچوں کے اخلاق کی نگرانی کرنے اور ان کو برائیوں سے روکنے کے تنبیہ کی ضرورت ہے۔ اسی طرح ان سے پیار کرنا بھی ضروری ہے کیونکہ جو شخص بچے سے پیار نہیں کرتا بچے کو بھی اس سے انس پیدا نہیں ہوتا اور جب تک انس نہ ہو بچہ پر کبھی اس کی باتوں کا اثر نہ ہوگا۔ اس لئے جو باپ نہایت بدمزاج ہو۔ اپنے بچوں سے پیار نہ کرتا ہو۔ بلکہ ہر وقت ان سے سختی سے پیش آتا ہو وہ بچوں کی نظر میں ایک ہوا ہوتا ہے۔ اور کبھی بھی وہ بچوں کی صحیح تربیت نہیں کر سکتا۔ اس لئے بچوں سے نرمی اور لطف سے پیش آنے کے علاوہ پیار محبت سے بھی پیش آنا نہایت ضروری ہے۔ چنانچہ رسول اکرم ﷺ اپنے بچوں کو پیار کرتے تھے۔ ان کو گودی میں اٹھاتے تھے۔

ان کا دل بہلاتے تھے۔ حالانکہ اس وقت کے جاہل عربوں کے نزدیک یہ امر وقار کے خلاف تھا۔

ایک شخص نے آپؐ سے اپنے نواسہ سے پیار کرتے ہوئے دیکھ کر کہا یا رسول اللہ میرے دس لڑکے ہیں۔ مگر میں نے کبھی انہیں پیار نہیں کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ تیرے دل سے اللہ شفقت نکال لے تو میں کیا کرسکتا ہوں۔ اس فقرے سے معلوم ہوا کہ پیار ایک طبعی امر ہے اور جو اپنے بچوں کو پیار نہیں کرتا وہ صاحب وقار نہیں بلکہ قسی القلب ہے۔ آپؐ سجدہ کی حالت میں ہوتے اور آپؐ کا کوئی بچہ آپؐ کی پشت پر سوار ہوجاتا تو آپ توقف فرماتے اور جب وہ اترتا تو سجدہ سے سر اٹھاتے۔ آپؐ نے ایک دفعہ اپنی نواسی امامہؓ کو گود میں لے کر نماز پڑھی جب سجدہ جاتے تو اسے اتار کر بٹھا دیتے۔ پھر اٹھتے۔ تو اٹھا لیتے۔ آپ سفر میں ہوتے تو اپنے چھوٹے رشتہ دار بچوں کو اپنے ساتھ باری باری سوار کرتے۔ غرض بچوں سے صرف تنبیہ اور اصلاح ہی کا معاملہ نہیں ہونا چاہئے کیونکہ یہ تو یتیم خانہ کے کارکن بھی کرنا جانتے ہیں بلکہ پیار اور محبت بھی ضروری امر ہے۔ کیونکہ ایک یتیم اور غیر یتیم میں یہی فرق ہے کہ یتیم کی تربیت اور اصلاح اور نصیحت کے لئے ساری دنیا موجود ہے مگر ہائے افسوس کہ کوئی ایسا نہیں جو اسے گود میں اٹھا کر اپنے سینہ سے چمٹا سکے۔ یہ ایک فطری معاملہ ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ بچے کو کھانے کو دو، کپڑے پہناؤ، اس کی فرمائش پوری کرو، اسے کھلونے لے دو، سب کچھ کرو۔ بیشک خوش ہوگا مگر جب اسے گود میں اٹھا کر پیار کرو تو پھر دیکھو وہ کس فخریہ حالت میں ہوگا اس وقت بچہ اپنے آپ کو بادشاہ سمجھتا ہے۔ اس فعل سے بچوں کی خوشی ان کی صحت ان کے قویٰ ان کے جذبات میں ایک نمایاں ترقی ہوتی ہے بچوں پر پیار وہی اثر کرتا ہے جو کھیتی سے پانی۔

بچوں کی توقیر

پھر بعض لوگ یہ سمجھ کر کہ ہم باپ ہیں بچہ کو ہم جو بھی برا بھلا کہیں جائز ہے۔ اسے چون وچرا نہیں کرنی چاہئے۔ یہ سب ٹھیک ہے۔ سعادت مند بیٹے ہم نے ایسا ہی کرتے دیکھے ہیں۔ مگر والدین کو خود ان کی عزت کا خیال کرنا چاہئے حضرت رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں اکرموا اولادکم۔ یعنی اے لوگو اپنے بچوں سے عزت سے پیش آیا کرو۔ بعض نوجوان صرف اس لئے باپ کا مقابلہ کرتے اور نافرمان بن کر دین ودنیا کی تباہی خرید لیتے ہیں کہ باپ اپنے باپ ہونے کے زعم میں ان سے بات چیت میں وہ سلوک کرتے ہیں جسے بچے اپنے دوستوں کی نگاہ میں اپنے لئے باعث ذلت سمجھتے ہیں حدیث میں آتا ہے کہ حضرت فاطمہؓ جب اپنے گھر سے رسول ﷺ کے گھر میں تشریف لے جاتیں تو آپ کھڑے ہوکر ملتے اور اپنی جگہ انہیں بٹھاتے اپنا تکیہ ان کو دیتے۔ کیا اس سے بڑھ کر اولاد کی عزت کی کوئی مثال ہے؟

بے جا حمایت سے پرہیز

پھر جب بچے ذرا بڑے ہوتے ہیں اور کوئی بے عنوانی ان سے سرزد ہو اور لوگ ان کے ماں باپ کو اس کی رپورٹ کریں تو عموماً لوگ بجائے اپنی اولاد کو سمجھانے یا ملامت کرنے کے شکایت کرنے والوں سے لڑنے جھگڑنے لگتے ہیں اور اپنی اولاد کی طرف سے غلط ڈیفنس پیش کرتے ہیں جس کا نتیجہ سوائے اس کے اور کوئی نہیں نکلتا۔ کہ ان کی اولاد اور زیادہ بگڑتی ہے۔ چونکہ بچے دیکھتے ہیں کہ ہم لڑائی اور شرارت کر کے آئے مگر بجائے ملامت کرنے کے ماں باپ نے ہماری حمایت کی۔ اس لئے عقلمند شخص وہ ہے جو کبھی اپنی اولاد کی ناجائز حمایت نہ کرے بلکہ اگر ثابت ہوجائے کہ واقعہ میں اس کے بچہ کا قصور ہے تو ضرور اسے سزا دے یا دلائے تاکہ آئندہ کے لئے اصلاح ہو۔ حدیث شریف میں لکھا ہے کہ ایک عورت نے چوری کی۔ رسول کریم ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنا چاہا وہ معزز خاندان کی عورت تھی۔ اس کی برادری کے لوگ سفارش لے کر پہنچے۔ آپؐ نے سفارش کرنے والوں سے فرمایا یعنی اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کی رعایت نہ کرتا۔ بلکہ اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔

بچے کے مرنے پر جزع فزع

تو یہ محبت کے تعلقات اور محبت کی باتیں تھیں۔ اب افسوس اور رنج کا حال بھی سنو۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ اگر ان کا کوئی بچہ فوت ہوجائے تو وہ صبر نہیں کرتے۔ اور جو جزع فزع شریعت کے رو سے حرام ہے۔ اس کے مرتکب ہوتے ہیں۔ ان کا دل خدا کے خلاف غیظ وغضب سے پر، ان کی زبان شکوہ کا ایک کھلا ہوا دفتر ہوتی ہے اور ان کی حرکات خدا کو ایک چیلنج دیتی ہیں۔ مگر کیا یہ طریق عمل اس مالک الملک کے حق میں ایک عاجز بندہ کے لئے مناسب ہے۔ نہیں اور ہرگز نہیں بے شک اس کا لخت جگر اس سے چھین لیا گیا۔ اس کا دل اس کے سینہ کے اندر سے پکڑ کر باہر نکال لیا گیا مگر غور تو کرو کس نے ایسا کیا اسی نے جس نے وہ عطا کیا تھا۔ اگر حقیقت یہی ہے تو پھر شکوہ کیا۔

باطل ضبط نفس

یہ تو دنیا کے ایک بہت بڑے طبقہ کی حالت ہے لیکن برخلاف اس کے بعض جھوٹے وقار اور باطل ضبط نفس والے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ بچوں کے مرنے پر لوگوں کے سامنے رنج کا اظہار یا آنکھ کے آنسو اپنے لئے باعث توہین وبزدلی سمجھتے ہیں مگر کیا یہ سخت دلی نہیں؟ ہے اور یقیناً ہے۔ آؤ رسول کریم ﷺ کو دیکھیں آپؐ کے بچے آپؐ کے سامنے فوت ہوئے جوان بھی چھوٹے بھی لڑکیاں بھی لڑکے بھی مگر جو نمونہ آپؐ نے دکھایا وہ نہایت بے نظیر مگر نہایت ہی قابل تقلید ہے۔ آپؐ کا صاحبزادہ ابراہیم جب فوت ہوا تو آپؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ عبدالرحمٰن ابن عوف نے کہا یا رسول اللہ آپؐ بھی روتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا عوف کے بیٹے یہ ایک رحمت ہے جو خدا نے بندوں کے دل میں رکھی ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل تیرے فراق سے اے ابراہیم غمگین ہے۔ پھر ہم نہیں زبان سے کہتے مگر وہی بات جو ہمارے رب کی رضامندی کا باعث ہو۔

سبحان اللہ کیا صبر ہے ہمارے سید ومولیٰ کا کہ آپؐ کا بڑھاپے میں اکلوتا بیٹا فوت ہوتا ہے مگر زبان شکوہ سے خالی حرکات جزع فزع سے پاک دل باوجود غمگین ہونے کے خدا تعالیٰ کی رضا سے پُر ہے۔ آپ کی ایک بیاہی ہوئی بیٹی فوت ہوئی آپؐ نے کمال صبر وتحمل سے اس کی تجہیز وتکفین کا انتظام کیا۔ اور جب جنازہ قبر میں اتارا گیا تو آپؐ کے آنسو بہنے لگے۔ غرض جو صبر کا نمونہ آپؐ نے دکھایا وہ ایک بے نظیر نمونہ ہے جو نہ دل کی سختی پر اور نہ خدا کے شکوہ پر مبنی ہے بلکہ عین فطرت صحیحہ اور تعلق باللہ پر دلالت کرتا ہے۔

بعض متفرق باتیں

اولاد کے معاملہ میں بعض متفرق باتیں بھی ہیں مثلاً اولاد میں جفاکشی، ایثار اور اخلاق کا جذبہ پیدا کرنا بھی والدین کا فرض ہے اگر بچے کی ہر بات میں فرمائش پوری کردی جائے تو یقیناً ایسا بچہ بڑا ہوکر ضدی اور آرام طلب ہوگا۔ وہ ایثار کا نمونہ نہ دکھا سکے گا۔ نہ وہ جذبات کے روکنے کے موقعہ پر اپنے جذبات پر قابو رکھ سکے گا۔ رسول مقبول ﷺ نے اس امر کا بہت خیال رکھا ہے۔ مثلاً ایک دفعہ حضرت فاطمہؓ نے عرض کیا مجھے چکی پیسنے، کنوئیں سے پانی لانے اور گھر کے دوسرے بہت سے کام کرنے کی وجہ سے بہت تکلیف ہے حتیٰ کہ میرے ہاتھوں میں چھالے بھی پڑ جاتے ہیں مجھے کوئی لونڈی یا کوئی غلام عنایت کیا جائے آپؐ نے حضرت فاطمہؓ کی یہ درخواست جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ذریعہ سنی تو رات کو حضرت فاطمہؓ کے گھر تشریف لے گئے اور ان کو مشقت اور ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالنے کے لئے فرمایا کہ بیٹی آؤ تم کو ایسی بات سکھاؤں جو لونڈی اور غلام سے مستغنی کردے۔ اور فرمایا ہر نماز کے بعد 33,33 بار سبحان اللہ، الحمد للہ، اور اللہ اکبر کہہ لیا کرو۔ کیا کوئی بادشاہ آج ہے جو اپنی اولاد میں ایثار اور جفاکشی کی یہ روح پیدا کرتا ہو مگر اس سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ معاذ اللہ حضرت رسول کریم ﷺ کو حضرت فاطمہؓ کی امداد سے مضائقہ تھا۔ کیونکہ آپؐ نے صفا پر چڑھ کر جو مکہ والوں کے لئے ایک اعلان عام کیا تھا اس میں اپنی بیٹی فاطمہؓ کو مخاطب کر کے یہ بھی فرمایا تھا.................. یعنی جب تجھے ضرورت پڑے جتنا بھی مال میرا ہوگا تو مانگے گی تو میں تجھے دوں گا۔ اسی طرح آپؐ ہی کی زبان فیض ترجمان کے ذریعہ یہ الٰہی قانون شائع کیا گیا کہ آپؐ کی اولاد پر صدقہ اور زکوٰۃ حرام ہے تاکہ وہ خود کما کر کھائے۔ اسی طرح اکثر والدین اولاد کی ظاہری خوشی کافی سمجھتے ہیں، خواہ ان کی روحانی اور اخلاقی حالت کیسی ہی ہو۔ مگر آپؐ اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ یعنی الٰہی میری اولاد کو گزارے کے قابل رزق دیجیو کہ نہ تو وہ کسی کی محتاج ہو اور نہ روپیہ کی افراط سے دنیا کے عیش وعشرت میں مبتلا ہوجائے۔ اسی طرح بعض لوگ اولاد کی خاطر دوسروں پر ظلم کرتے اور ناحق لڑتے جھگڑتے ہیں۔ اگر کوئی شخص خواہ نصیحت کے طور پر کسی کے بچے کو تھپڑ مارے وہ اسے قتل کرنے کے لئے تیار ہوجاتا ہے۔ اور یہ جذبہ بھی بہیمی اور حیوانی ہے مگر رسول مقبول ﷺ کی صاحبزادی زینبؓ کو ہجرت کرتے ہوئے دوران سفر میں ابن ہبیرہ نے پتھروں سے زخمی کیا جس کے نتیجہ میں اسقاط اور اس اسقاط سے ان کی وفات ہوگئی۔ دیکھو کیسا ظلم عظیم ہے۔ کہ 1300 برس سے زیادہ عرصہ اس پر گزر گیا مگر ہر دفعہ جب یہ واقعہ کوئی پڑھتا ہے تو رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں اس سے قیاس کرو کیا حال ہوا ہوگا رقیق القلب باپ کا جب اس نے یہ حادثہ سنا ہوگا اور جب اس کی آنکھوں کے سامنے اس کی پیاری بیٹی نے دم توڑا ہوگا۔ مگر قربان جایئے رسول اللہ ﷺ کے کہ فتح مکہ کے بعد جب ابن ہبیرہ مسلمان ہوکر سامنے آیا تو آپؐ نے اسے معاف کردیا کیوں؟ کیا اس لئے کہ یہ جرم قابل پرسش نہ تھا؟ یا اس لئے کہ ابن ہبیرہ کے قتل پر آپؐ قادر نہ تھے؟ یا اس لئے کہ زینبؓ سے آپ کو محبت نہ تھی؟ نہیں بلکہ صرف اس لئے کہ آپؐ کا یہ ارشاد تھا کہ الاسلام یھدم ماقبلہ یعنی اسلام لانے سے پہلے کے تمام جرم اسلام مٹا دیتا ہے۔ پس اس صداقت اور اس سچے اور پاکیزہ اصل نے آپؐ کے جذبہ محبت کو دبا دیا اور باوجود ملک عرب کے بادشاہ ہونے کے اپنے لخت جگر کے قاتل کو آپؐ نے معاف کردیا۔

پھر دیکھو کہ آدم سے لے کر محمد رسول اللہ ﷺ تک دنیا میں یہ دستور تھا کہ بادشاہ کی وفات پر اس کا بیٹا تخت نشین ہوتا بلکہ اب بھی دنیا کے اکثر ممالک میں یہی دستور ہے لیکن کیا یہ دستور بہتر ہے؟ نہیں اور ہرگز نہیں کیونکہ ہوسکتا ہے اور ہوتا ہے کہ ایک بادشاہ لائق ہو مگر بیٹا نالائق اور ناقابل ہو۔ لیکن اولاد کی محبت نے دنیا کو اندھا کردیا ہے۔ اس لئے بادشاہ کے بعد اس کا بیٹا بادشاہ ہوا کرتا تھا صرف دنیا میں محمد رسول اللہ ﷺ سب سے پہلے بادشاہ ہیں کہ آپؐ نے اس بدرسم کو ترک کردیا آپؐ کے بیٹوں کی طرح پیارے نواسے موجود تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسا داماد موجود تھا مگر بادشاہ کون ہوا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہ جن کے باپ کو سن کر یقین نہ آیا تھا کہ ان کے بیٹے کو محمد رسول اللہ ﷺ کے خاندان کے لوگ بادشاہ تسلیم کرچکے ہیں۔

پس آنحضرت ﷺ نے اولاد کے متعلق جو عمل کیا وہ ہمارے لئے واجب العمل اور اس پر عمل کرنے سے ہماری اولاد کی زندگی درست اور ان کے اخلاق اعلیٰ ہوسکتے ہیں۔ اس امر کا زبردست عملی ثبوت یہ ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ کی ہی تربیت کا یہ نتیجہ تھا کہ آپؐ کی لڑکی سیدۃ النساء اور امام حسنؓ اور حسینؓ سید اشباب الجنۃ ہوئے۔

(ماہنامہ خالد مئی 1961ء)

وصیت کرنے میں سبقت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے اور ابد تک خدا کی ان پر رحمتیں ہوں گی۔'' (الوصیت)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر 37241 میں آصفہ تنویر بنت مبارک احمد عالم قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دولیاں جٹاں ضلع آزاد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 13-1-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ آصفہ تنویر گواہ شد نمبر 1 مشہود احمد بھٹی وصیت نمبر 27380 گواہ شد نمبر 2 پروفیسر محمود احمد مسل نمبر 34648

مسل نمبر 37901 میں ظہیرہ ہما زوجہ طارق فواد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 27-5-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات 10 تولے مالیتی -/80000 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند -/50000 روپے۔ 3۔ سلائی مشین ایک عدد مالیتی -/1300 روپے۔ 4۔ کلائی گھڑی دو عدد مالیتی -/2000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/550 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ ظہیرہ ہما گواہ شد نمبر 1 عبدالوہاب احمد شاہد وصیت نمبر 19061 گواہ شد نمبر 2 طارق فواد وصیت نمبر 31450

مسل نمبر 37902 میں شمیم طاہرہ زوجہ سعید احمد بٹر قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 80۔ نصیر آباد غالب ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 19-4-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 4 تولے کل مالیتی -/32600 روپے۔ 2۔ حق مہر -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ شمیم طاہرہ گواہ شد نمبر 1 رفیع احمد بٹر ولد منظور احمد بٹر 80۔ نصیر آباد غالب ربوہ گواہ شد نمبر 2 شہباز احمد بٹر ولد منظور احمد بٹر نصیر آباد غالب ربوہ

مسل نمبر 37903 میں شکیلہ منظور بنت منظور احمد بٹر قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 80 نصیر آباد غالب ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 19-4-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی مالیتی -/1500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ شکیلہ منظور گواہ شد نمبر 1 رفیع احمد طاہر بٹر ولد منظور احمد بٹر 80۔ نصیر آباد غالب ربوہ گواہ شد نمبر 2 سعید احمد بٹر ولد منظور احمد 80۔ نصیر آباد غالب ربوہ

مسل نمبر 37904 میں منیر احمد ولد غلام احمد قوم مغل پیشہ ملازمت واپڈا عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میانمیر کالونی ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 24-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان برقبہ تقریباً اڑھائی مرلہ سنگل سٹوری مالیتی -/500000 روپے تقریباً۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد منیر احمد گواہ شد نمبر 1 رشید احمد ولد محمد علی طاہر 236۔ خرم بلاک کینال بینک ہاؤسنگ سکیم ہربنس پورہ لاہور گواہ شد نمبر 2 طیب رشید ولد رشید احمد 236۔ خرم بلاک کینال بنک ہاؤسنگ سکیم ہربنس پورہ لاہور

مسل نمبر 37905 میں عابدہ پروین زوجہ منیر احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میانمیر کالونی ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 23-3-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر -/5000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات تقریباً مالیتی -/35500 روپے۔ 3۔ حصہ جائیداد از والدین -/80000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عابدہ پروین گواہ شد نمبر 1 رشید احمد ولد محمد علی وصیت نمبر 18725 گواہ شد نمبر 2 طیب رشید وصیت نمبر 30751

مسل نمبر 37906 میں بشریٰ برلاس زوجہ میاں ساجد رفیق احمد قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 26-4-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر -/10000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی 18 تولے مالیتی -/144000 روپے۔ 3۔ حصہ جائیداد از والدین -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ بشریٰ برلاس گواہ شد نمبر 1 رشید احمد وصیت نمبر 18725 گواہ شد نمبر 2 طیب رشید وصیت نمبر 30751

مسل نمبر 37907 میں انس احمد خان ولد مولانا بشیر الدین صاحب قوم پٹھان پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 10 فہمی سٹریٹ شالامار ٹاؤن ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 25-12-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد انس احمد خان گواہ شد نمبر 1 محمد عباس شاہ وصیت نمبر 26217 گواہ شد نمبر 2 رضوان بشیر وصیت نمبر 31846

مسل نمبر 37908 میں ثاقب احمد ولد مبشر احمد قوم کشمیری پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سلطان محمود روڈ شالامار ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 2-2-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/13000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ثاقب احمد گواہ شد نمبر 1 محمد عباس شاہ وصیت نمبر 26217 گواہ شد نمبر 2 رضوان بشیر وصیت نمبر 31846

مسل نمبر 37909 میں امۃ الشافی حنا زوجہ ساجد احمد خواجہ قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سلطان محمود روڈ شالامار ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 2-2-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر -/51551 بذمہ خاوند محترم۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی 2 تولے مالیتی -/16000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ امتہ الشافی حنا گواہ شد نمبر 1 محمد عباس شاہ وصیت نمبر 26217 گواہ شد نمبر 2 ساجد احمد خواجہ ولد خواجہ نذیر احمد 28/A سلطان محمود روڈ شالامار ٹاؤن لاہور

مسل نمبر 37910 میں عارفہ پروین زوجہ رفیق احمد ثاقب قوم مغل پیشہ نرسنگ عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سعداللہ پور ضلع منڈی بہاؤالدین بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 14-3-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 3 تولے مالیتی -/27000 روپے اندازاً۔ 2۔ حق مہر -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت نرسنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ عارفہ پروین گواہ شد نمبر 1 حافظ محمد اقبال وڑائچ وصیت نمبر 26328 گواہ شد نمبر 2 مبارک احمد قمر ولد صوفی محمد صدیق سعداللہ پور ضلع منڈی بہاؤالدین

مسل نمبر 37911 میں عطیہ تبسم بنت حاجی اللہ دتہ قوم آرائیں پیشہ تعلیم + خانہ داری عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سعداللہ پور ضلع منڈی بہاؤالدین بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 17-3-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ عطیہ تبسم گواہ شد نمبر 1 حافظ محمد اقبال وڑائچ وصیت نمبر 26328 گواہ شد نمبر 2 حاجی اللہ دتہ ولد غلام محمد سعداللہ پور ضلع منڈی بہاؤالدین

مسل نمبر 37912 میں کشور نورین بنت محمد انور قوم آرائیں پیشہ تعلیم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سعداللہ پور ضلع منڈی بہاؤالدین بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 17-3-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ کشور نورین گواہ شد نمبر 1 حافظ محمد اقبال وڑائچ وصیت نمبر 26328 گواہ شد نمبر 2 محمد انور ولد بشیر احمد سعداللہ پور ضلع منڈی بہاؤالدین

مسل نمبر 37913 میں امتہ الرشید بیوہ چوہدری منصور احمد قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سعداللہ پور ضلع منڈی بہاؤالدین بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-5-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ایک کنال پلاٹ واقع گلشن احمد راولپنڈی قیمت اندازاً -/60000 روپے۔ 2۔ زیور طلائی وزنی 5 تولے مالیتی اندازاً -/45000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1100 روپے ماہوار بصورت پنشن خاوند محترم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ امتہ الرشید گواہ شد نمبر 1 حافظ محمد اقبال وڑائچ وصیت نمبر 26328 گواہ شد نمبر 2 محبوب احمد وصیت نمبر 28947

مسل نمبر 37914 میں خواجہ عبدالمنان ولد خواجہ عبدالرحمٰن قوم خواجہ پیشہ تجارت عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن E/4 سید پور روڈ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ کوٹھی E/3 کا 1/4 حصہ مالیت -/5000000 روپے اور پراپرٹی ہمک نمبر 47 مالیت -/1500000 روپے۔ دوکان نمک منڈی مالیت -/4500000 روپے مکان نمبر 44 ہمک -/1500000 روپے گودام ایک فلیٹ مالیتی -/4000000 روپے۔ ایک عدد کمرشل پلاٹ برقبہ 10 مرلہ مالیت -/3800000 روپے۔ دو عدد گودام مالیت -/300000 روپے اڈہ پیرودھائی بغیر قبضہ۔ پانچ عدد پلاٹ اڈیالہ روڈ مالیت -/1500000 روپے۔ سرمایہ کاروبار -/2500000 روپے۔ ایک عدد کرولا کار مالیت -/1300000 روپے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد خواجہ عبدالمنان گواہ شد نمبر 1 محمود الیاس چغتائی ولد محمد الیاس چغتائی NW462/14 راجہ سلطان راولپنڈی گواہ شد نمبر 2 عبدالاعلیٰ ولد شیخ عبدالرشید E-3 سید پور روڈ راولپنڈی

مسل نمبر 37915 میں نبیلہ منان زوجہ خواجہ عبدالمنان قوم خواجہ پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن E/3 سید پور روڈ راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 28-4-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ 180 تولے سونا بطور تحفہ خاوند کی طرف سے۔ 2۔ حق مہر -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نبیلہ منان گواہ شد نمبر 1 محمد سلیم ولد کاکا خان DN-220 سیکٹر A-4 خیابان سرسید راولپنڈی گواہ شد نمبر 2 خواجہ عبدالمنان ولد خواجہ عبدالرحمٰن E-4 سید پور روڈ راولپنڈی

مسل نمبر 37916 میں عاصم احمد ولد خواجہ عبدالمنان قوم خواجہ پیشہ تجارت عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن E/3 سید پور روڈ راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/23000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عاصم احمد گواہ شد نمبر 1 محمود الیاس چغتائی ولد محمد الیاس چغتائی NW-462-14 راجہ سلطان راولپنڈی گواہ شد نمبر 2 عبدالاعلیٰ ولد شیخ عبدالرشید E/3 سید پور روڈ راولپنڈی

مسل نمبر 37917 میں حفظۃ المومن بنت خواجہ عبدالمنان قوم خواجہ پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن E/3 سید پور روڈ راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-3-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 20 تولے جو میرے والد کی طرف سے تحفہ میں ملا ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ حفظۃ الرحمٰن گواہ شد نمبر 1 محمود الیاس چغتائی ولد محمد الیاس چغتائی NW462/14 راجہ سلطان راولپنڈی گواہ شد نمبر 2 عبدالاعلیٰ ولد شیخ عبدالرشید E/3 سید پور روڈ راولپنڈی

ربوہ میں طلوع و غروب 9۔ اکتوبر 2004ء

طلوع فجر	4:44
طلوع آفتاب	6:05
زوال آفتاب	11:56
وقت عصر	4:01
غروب آفتاب	5:46
وقت عشاء	7:07

سہ روزہ پروگرام صدر (ب) بلاک

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے زیر انتظام ربوہ میں بلاک کی سطح پر سہ روزہ پروگرام منعقد کئے جارہے ہیں۔ اس سلسلہ کا ایک پروگرام صدر (ب) بلاک میں منعقد ہوا۔ جس کی اختتامی تقریب بیت انوار دارالصدر شمالی میں منعقد ہوئی۔ مہمان خصوصی مکرم سید قاسم احمد شاہ صاحب ناظر امور خارجہ تھے۔ رپورٹ مکرم محسن علی کامران صاحب بلاک لیڈر نے پڑھی جس میں انہوں نے بتایا کہ بلاک کے پروگرام کے ساتھ ہی دارالصدر شمالی کے سہ روزہ پروگرام کی بھی اختتامی تقریب شامل ہے۔ اس کے بعد انہوں نے دونوں پروگرامز کی تفصیلات سے آگاہ کیا۔ مہمان خصوصی نے خدام سے تربیت کے موضوع پر خطاب کیا اور انعامات تقسیم فرمائے۔ دعا پر یہ پروگرام اختتام کو پہنچا۔ بعد میں مہمانان اور جملہ خدام کو عشائیہ دیا گیا۔ حاضری 600 کے لگ بھگ تھی۔

نکاح و تقریب رخصتانہ

مکرمہ مظفرہ خلیل صاحبہ بنت مکرم مولانا خلیل احمد مبشر صاحب مربی سلسلہ ایڈمنٹن کینیڈا کا نکاح ہمراہ مکرم محمد خالد محمود صاحب ابن مکرم ماسٹر غلام حیدر صاحب مورخہ 27 ستمبر 2004ء کو بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز مغرب محترم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے بحق مہر دس ہزار کینیڈین ڈالر پڑھا۔ مورخہ 2۔اکتوبر کو گوندل بینکوئٹ ہال ربوہ میں رخصتی کی تقریب منعقد ہوئی اس موقعہ پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کروائی۔ اگلے روز لاہور میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس کے اختتام پر محترم مولانا خلیل احمد مبشر صاحب نے دعا کروائی۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کریں۔

درخواست دعا

مکرم سعید احمد وفا صاحب کارکن الفضل لکھتے ہیں۔ خاکسار کی بھابھی مکرمہ سلیمہ قمر صاحبہ کارکن لجنہ اماء اللہ پاکستان اہلیہ مکرم رشید احمد خاں صاحب دفتر وصیت تین دن سے فضل عمر ہسپتال کے C.C.U میں داخل ہیں۔ دل کی بیماری بلڈ پریشر اور شوگر کی وجہ سے نیم بے ہوش ہیں کمزوری بہت زیادہ ہے کھانا پینا کم ہو گیا۔ لہٰذا احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ خداوند کریم اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ اور درازعمر عطا فرمائے۔

مکرم مرزا احسن بیگ صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کو دل کا شدید اٹیک ہوا ہے۔ احباب جماعت سے شفایابی کی درخواست ہے۔

تعارف کتب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے خدام الاحمدیہ سے متعلق فرمودات پر مشتمل

مشعل راہ جلد سوم

نام کتاب: مشعل راہ جلد سوم
طبع: اول
تاریخ اشاعت: جون 2004ء
ناشر: مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان
صفحات: 750

جماعت احمدیہ کے سب افراد سیدنا حضرت مسیح موعود کے مبارک درخت وجود کی سرسبز شاخیں ہیں جن کی سرسبزی و شادابی خلافت احمدیہ سے مضبوط تعلق، وفا، دلی وابستگی اور پرخلوص جذبہ اطاعت سے وابستہ ہے۔ بارگاہ رب العزت میں خلیفہ وقت کی مضطربانہ دعائیں ایک طرف تو زندگی بخش روحانی پانی کو آسمان سے کھینچتی اور دلوں کی سیرابی کے سامان پیدا کرتی ہیں اور دوسری طرف وہ اپنی مومنانہ فراست سے دوستوں کے امراض کی تشخیص کرکے ان کی اصلاح بذریعہ وعظ و نصیحت کرتا اور ان کا ازالہ کرتا ہے۔ اسی لئے جماعت مومنین کا ہر فرد اپنی سرسبزی و شادابی کی خاطر امام وقت کے ساتھ چمٹا رہتا ہے اور للّٰہی محبت اور جذبہ فدائیت کے ساتھ اپنے محبوب امام کے ہر اشارہ کو سمجھنے اور اس کے حکموں و نصائح پر پورے خلوص سے لبیک کہتے ہوئے عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کو خلفاء احمدیت کی زریں نصائح پر مشتمل ''مشعل راہ'' کی جلدیں شائع کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اس جلد کے پیش لفظ میں مکرم اسفند یار منیب صاحب مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ پاکستان لکھتے ہیں:۔

''اب بفضل اللہ تعالیٰ مشعل راہ کی تیسری جلد پہلی بار شائع کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے خطبات و خطابات کے منتخب حصے بھی شامل ہیں۔ علاوہ ازیں ابھی بعض خطابات حاصل کئے جارہے ہیں جو خصوصاً حضور انور رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہجرت کے زمانے میں مختلف مواقع پر بیان فرمائے۔ یہ انشاء اللہ آئندہ ایڈیشن میں شامل کردیئے جائیں گے۔ اس جلد میں حضور رحمہ اللہ کے کئی غیر مطبوعہ خطابات اور خطبات کے علاوہ کلام طاہر سے بعض منتخب منظومات بھی شامل ہیں۔''

محترم سید محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان اس کے دیباچہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

''خلافت کی رہنمائی، خلافت کی محبت اور اس کی شفقت کے بغیر ہم کچھ بھی نہیں۔ وہ ہے تو ہم ہیں۔ اس کے بغیر ہم کھوٹے سکے ہیں، اس کے ہاتھوں میں ہوں گے تو ہم کھرے ہوں گے ورنہ بے حیثیت اور بے وقعت۔

پس خدام اور اطفال بھائیوں سے اس نصیحت کے ساتھ درخواست کرتا ہوں کہ وہ خلافت کی زبان سے نکلے ہوئے ارشادات کو سنیں اور دل کے کانوں سے سنیں، پڑھیں اور سمجھیں اور پھر ان پر عمل کریں تاکہ اپنی زندگی اور اپنے اہل و عیال کی زندگیوں کو خوبصورت بنا سکیں۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔''

کتاب کے آخر پر انڈیکس نے اس سے استفادہ کو بہت آسان بنا دیا ہے۔

بلاشبہ اس کتاب کی اشاعت جماعت احمدیہ کے علم کلام میں بیش قیمت اضافہ ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان مبارکباد کی مستحق ہے کہ اسے یہ قیمتی علم و عرفان کا خزانہ شائع کرنے کی توفیق نصیب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کی اشاعت احباب جماعت خصوصاً خدام و اطفال کے لئے بہت ہی مفید اور بابرکت بنائے اور اس کی اشاعت میں ممد و معاون جملہ احباب کو اس کی بہترین جزاء عطا فرمائے۔ آمین

(اے۔ایس۔خان)

ذاتی ضرورت ڈرائیور
ایک تجربہ کار ڈرائیور کی جو ہائی ایس چلانے کا بھی تجربہ رکھتا ہو بمعہ ڈرائیونگ لائسنس اور امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ انٹرویو کیلئے مورخہ 13۔اکتوبر 2004ء ایک بجے دوپہر کے بعد تشریف لائیں۔
مرزا حفیظ احمد۔ بیت الحمد
دارالصدر ربوہ۔فون 212229

زرعی و سکنی جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
الحمد پراپرٹی سینٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
Mob: 0320-4893942
دوکان: 04524-214681
رہائش 04524-214228-213051

Woodsy... Furniture® Chiniot
فرنیچر جو آپ کے مکان کو گھر بنادے
Malik Center, Faisal Abad Road.
Tehseel Choak Chiniot.
Mobile:0320-4892536
URL:www.woodsy.biz
E_mail:salam@woodsy.biz

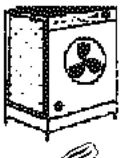
5114822
5118096
5156244
الفضل روم کولر اینڈ گیزر
پرانے کولر اینڈ گیزر کی ریپئرنگ بھی کی جاتی ہے
265-16-B-1 کالج روڈ
نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور

عرصہ 25 سال سے آپ کی خدمت میں پیش پیش
لاہور اسلام آباد، کراچی، ڈیفنس کراچی، ڈیفنس لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
برانچ 10-حمزہ بلاک مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
فون 7441210۔موبائل 0300-8458676
زاہد اسٹیٹ ایجنسی
چیف ایگزیکٹو۔ڈاکٹر چوہدری زاہد فاروق
Y بلاک گول پلازہ آفس نمبر 41 گراؤنڈ فلور عقب DHA آفس ڈیفنس لاہور
فون آفس:- 5744284-5740192 موبائل: 0300-8423089 چیف ایگزیکٹو: چوہدری عمر فاروق

فاران ریسٹورنٹ
لذیذ کھانوں کا مرکز
رمضان المبارک میں سپیشل چکن پکوڑے، چکن کڑاہی، سیخ کباب شامی کباب، مچھلی فرائی، مٹن کڑاہی، FFC برگر آئس کریم وغیرہ
پارٹی کیلئے ہال موجود ہے۔ ایڈوانس بکنگ بھی کی جاتی ہے
خواتین کیلئے پردے کا خصوصی انتظام لان میں بھی موجود ہے
شادی بیاہ و دیگر تقریبات کے لئے بہترین لان موجود ہے۔

C.P.L29